غزلیں

ڈاکٹر آفاق فخری

○

کسی کی یادوں کے نرم سائے میں روز و شب یوں گزر رہے ہیں
کہ جیسے دامانِ دل پہ اپنے فلک سے تارے اُتر رہے ہیں

نہ کوئی دستک نہ کوئی آہٹ، کوئی صدا ہے نہ کوئی جگنو
رفیق شب ہائے ہجر اپنے ستارۂ چشم تر رہے ہیں

کوئی کسی سے بھی کم نہیں ہے اس عہد نو کی فضا میں لوگو!
فصیلِ شہرِ انا کے گویا تمام پتھر بکھر رہے ہیں

اُداس راتیں سنوارتے ہیں انھیں سے ہم اپنی زندگی کی
وہی جو ہیں داغ دل کو اپنے وہی جو زخم جگر رہے ہیں

جو جشن مقتل سے ہو کے آئے تو ہم نے جانا اور ہم نے سمجھا
انھیں کی دستار ہے سلامت وہ جن کے شانوں پہ سر رہے ہیں

اُنھیں خبر کیا ہم عشق والے رہِ وفا میں گنوا کے سب کچھ
انھیں کی یادوں میں جی رہے ہیں انھیں کی یادوں میں مر رہے ہیں

خدا ہی جانے کہاں گئے وہ میں ایک مدّت سے ڈھونڈتا ہوں
وہی جو آفاقؔ دشتِ جاں میں کبھی مرے ہم سفر رہے ہیں

جلال پور، امبیڈکرنگر (یو پی)، موبائل: 9918617576

مناظر حسن شاہین

○

اب آزمائیں لاکھ یہ سفّاک آندھیاں
آباد کر رہا ہوں محبت کی بستیاں

تعبیر کی تلاش میں صدیاں گزر گئیں
آنکھوں میں تیرتی ہیں خوابوں کی کشتیاں

بارود نفرتوں کے سلگتے ہیں ہر طرف
شعلوں میں گھر گئی ہیں گلابوں کی وادیاں

رنگ و شباب باعثِ آزار جاں بھی ہیں
شاید یہ جانتی نہیں معصوم تتلیاں

مانا بہت حسین ہیں، لیکن فضول ہیں
کب آب سرد دیتی ہیں زرّیں صراحیاں

شہر تعصبّات میں قدرِ خلوص کیا
میں جانتا تھا راس نہ آئیں گی نیکیاں

شاہیںؔ مری گرفت میں گر آگیا قلم
میں بھی لکھوں گا فتح و ظفر کی کہانیاں

مڈل اسکول لکشمی پور، چاکند، ضلع گیا۔804404 (بہار)